NATIONAL ASSEMBLY SECRETARIAT

REPORT OF THE STANDING COMMITTEE ON PRIVATIZATION ON THE PUBLIC PRIVATE PARTNERSHIP AUTHORITY (AMENDMENT) BILL, 2025

I, Chairman of the Standing Committee on Privatization, have the honour to present this report on the Bill further to amend the Public Private Partnership Authority Act, 2017 (VIII of 2017) [The Public Private Partnership Authority (Amendment) Bill, 2026] (Government Bill), referred to the Committee on 5th November, 2025.

2. The Committee comprises the following: -

(1)	**Mr. Muhammad Farooq Sattar**	**Chairman**
(2)	Mr. Anwar-ul-Haq Chaudhary	Member
(3)	Chaudhry Mahmood Bashir Virk	Member
(4)	Mr. Muhammad Usman Awaisi	Member
(5)	Mr. Abdul Qadir Khan	Member
(6)	Ms. Saba Sadiq	Member
(7)	Ms. Samar Haroon Bilour	Member
(8)	Ms. Rabia Naseem Farooqi	Member
(9)	Mr. Nazir Ahmed Bughio	Member
(10)	Mr. Nauman Islam Shaikh	Member
(11)	Ms. Sehar Kamran	Member
(12)	Ms. Natasha Daultana	Member
(13)	Mr. Arshad Abdullah Vohra	Member
(14)	Mr. Mehboob Shah	Member
(15)	Mr. Ali Asghar Khan	Member
(16)	Mr. Zulfiqar Ali	Member
(17)	Mr. Muhammad Saad Ullah	Member
(18)	Khawaja Sheraz Mehmood	Member
(19)	Moulana Abdul Ghafoor Haideri	Member
(20)	Mr. James Iqbal	Member
(21)	Minister for Privatization	Ex-Officio Member

3. The Committee considered the Bill, as introduced in the National Assembly, placed at **Annex-A,** in its meeting held on 15th July 2026, and recommended that the Bill, as introduced, may be passed by the National Assembly.

Sd/
(SAEED AHMAD MAITLA)
Acting Secretary
Islamabad, the 31st July, 2026

Sd/
(MUHAMMAD FAROOQ SATTAR)
Chairman
Standing Committee on Privatization

ANNEX-A

[AS REPORTED BY THE STANDING COMMITTEE]

A

Bill

further to amend the Public Private Partnership Authority Act, 2017

WHEREAS it is expedient further to amend the Public Private Partnership Authority Act, 2017 (VIII of 2017), for the purposes hereinafter appearing:

It is hereby enacted as follows: -

1. **Short title and commencement.** - (1) This Act may be called the Public Private Partnership Authority (Amendment) Act, 2026.

   (2) It shall come into force at once

2. **Amendment of section 6, Act No VIII of 2017.**- In the Public Private Partnership Authority Act, 2017, hereinafter referred to as the said Act, in section 6, in sub-section (1), in entry 6, for the words "Federal Government" the word "Prime Minister" shall be substituted.
3. **Amendment of section 12A, Act VIII of 2017.**- In the said Act, in section 12A, in sub-section (1), the expression "of the Federal Government" shall be omitted.

STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

The proposed amendments to the Public Private Partnership Authority Act, 2017 are part of a broader initiative to implement the Federal Cabinet's decision of 08-09-2017, reiterated on 18-10-2022, to replace "Federal Government" with appropriate authorities in statutes. This aims to streamline decision-making, enhance administrative efficiency and reduce the Cabinet's workload by delegating routine matters to suitable levels of authority.

For the Public Private Partnership Authority (P3A), amending section 6 empowers the Prime Minister to nominate private sector Board members, reflecting the significance of this function, while amending section 12A clarifies the Finance Division's role in managing the risk management unit.

These changes align with policy guidelines to assign decision-making authority based on the gravity of the power exercised, thereby allowing the Federal Cabinet to focus on strategic matters while maintaining effective governance through appropriate delegation.

Sd/-
Minister For
Planning, Development
and Special Initiatives

قومی اسمبلی سیکرٹریٹ

پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ اتھارٹی (ترمیمی) بل، ۲۰۲۵ء پر قائمہ کمیٹی برائے نجکاری کی رپورٹ

میں، چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے بحری امور ۵ نومبر، ۲۰۲۵ء کو کمیٹی کے سپرد کردہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ اتھارٹی ایکٹ، ۲۰۱۷ء میں ترمیم کرنے کے بل [پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ اتھارٹی (ترمیمی) بل، ۲۰۲۶ء] (سرکاری بل) پر رپورٹ ہذا پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

۲۔ کمیٹی حسب ذیل اراکین پر مشتمل ہے:۔

۱۔	**جناب محمد فاروق ستار**	**چیئرمین**
۲۔	جناب انوار الحق چوہدری	رکن
۳۔	چوہدری محمود بشیر ورک	رکن
۴۔	جناب محمد عثمان اویسی	رکن
۵۔	جناب عبدالقادر خان	رکن
۶۔	محترمہ صبا صادق	رکن
۷۔	محترمہ ثمر ہارون بلور	رکن
۸۔	محترمہ رابعہ نسیم فاروقی	رکن
۹۔	جناب نذیر احمد بھگیو	رکن
۱۰۔	جناب نعمان اسلام شیخ	رکن
۱۱۔	محترمہ سحر کامران	رکن
۱۲۔	محترمہ نتاشا دولتانہ	رکن
۱۳۔	جناب ارشد عبداللہ وہرا	رکن
۱۴۔	جناب محبوب شاہ	رکن
۱۵۔	جناب علی اصغر خان	رکن
۱۶۔	جناب ذوالفقار علی	رکن
۱۷۔	جناب محمد سعد اللہ	رکن
۱۸۔	خواجہ شیراز محمود	رکن
۱۹۔	مولانا عبدالغفور حیدری	رکن
۲۰۔	جناب جیمز اقبال	رکن
۲۱۔	وزیر برائے نجکاری	رکن بلحاظ عہدہ

۳۔ کمیٹی نے ۱۵ جولائی ۲۰۲۶ء کو منعقدہ اپنے اجلاس میں قومی اسمبلی میں پیش کردہ ''منسلکہ۔الف'' کے طور پر قومی اسمبلی میں پیش کردہ بل پر غور کیا اور سفارش کی کہ قومی اسمبلی بل کو منظور کرے۔

دستخط/۔
(سعید احمد میتلا)
قائم مقام سیکرٹری
اسلام آباد، ۳۱ جولائی، ۲۰۲۶ء

دستخط/۔
(ڈاکٹر محمد فاروق ستار)
چیئرمین
قائمہ کمیٹی برائے نجکاری

منسلکہ -الف

[قائمہ کمیٹی کی رپورٹ کردہ صورت میں]

سرکاری نجی شراکت داری اتھارٹی ایکٹ، ۲۰۱۷ء میں مزید ترمیم کرنے کا بل

ہرگاہ کہ یہ قرینِ مصلحت ہے کہ سرکاری نجی شراکت داری اتھارٹی ایکٹ، ۲۰۱۷ء (۸ بابت ۲۰۱۷ء) میں، بعد ازاں ظاہر ہونے والی اغراض کے لیے مزید ترمیم کی جائے؛

بذریعہ ہذا حسبِ ذیل قانون وضع کیا گیا ہے:-

۱۔ **مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:-** (۱) یہ ایکٹ سرکاری نجی شراکت داری اتھارٹی (ترمیمی) ایکٹ، ۲۰۲۶ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ **ایکٹ نمبر ۸ بابت ۲۰۱۷ء کی دفعہ ۶ کی ترمیم:-** سرکاری نجی شراکت داری اتھارٹی ایکٹ، ۲۰۱۷ء میں، بعد ازاں جس کا حوالہ مذکورہ ایکٹ کے طور پر دیا گیا ہے، کی دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ (۱) میں مندرج ۶ میں، الفاظ "وفاقی حکومت" کو الفاظ "وزیر اعظم" سے تبدیل کر دیا جائے گا۔

۳۔ **ایکٹ نمبر ۸ بابت ۲۰۱۷ء کی دفعہ ۱۲/الف کی ترمیم:-** مذکورہ ایکٹ کی دفعہ ۱۲/الف کی ذیلی دفعہ (۱) میں، الفاظ "وفاقی حکومت کی" حذف کر دیے جائیں گے۔

بیان اغراض ووجوہ

سرکاری نجی شراکت داری اتھارٹی ایکٹ، ۲۰۱۷ء میں مجوزہ ترامیم وفاقی کابینہ کے مورخہ ۸ ستمبر، ۲۰۱۷ء کے فیصلے پر عملدرآمد کرنے کے وسیع پیمانے پر اقدام کا حصہ ہیں، جن کی دوبارہ مورخہ ۱۸/اکتوبر، ۲۰۲۲ء کو توثیق کی گئی، تاکہ "وفاقی حکومت" کو قانون میں متعلقہ حکام سے تبدیل کیا جا سکے۔ اس کا مقصد فیصلہ سازی کو مؤثر کرنا، انتظامی صلاحیت میں بہتری لانا اور کابینہ کے معمولی نوعیت کے معاملات کو اختیارات کی مناسب سطح پر تفویض کر کے کابینہ کے امور کے بوجھ کو کم کرنا ہے۔

سرکاری نجی شراکت داری اتھارٹی (پی پی پی اے) کے ضمن میں، شق ۶ میں ترمیم کے تحت وزیر اعظم کو نجی شعبے سے بورڈ کے اراکین نامزد کرنے کا اختیار تفویض کیا گیا ہے، جو اس کار منصبی کی اہمیت کو واضح کرتا ہے، جبکہ دفعہ ۱۲/الف میں ترمیم کے ذریعے خزانہ ڈویژن کے کردار کو خطرات کے انتظامی یونٹ کے انتظام کی نسبت میں واضح کیا گیا ہے۔

یہ ترامیم پالیسی رہنما خطوط کے مطابق ہیں تاکہ فیصلہ سازی کا اختیار استعمال کردہ اختیارات کی نوعیت کے مطابق تفویض کیا جائے، اسی طرح وفاقی کابینہ اہم امور پر توجہ مرکوز رکھتے ہوئے مناسب تفویض کے ذریعے موثر حکمرانی کے امر کو یقینی بنایا جا سکے۔

دستخط/-

وفاقی وزیر منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات

روپے تک جرمانہ جو دس لاکھ روپے تک بڑھایا جاسکتا ہے، یا دونوں کے ساتھ'' سے تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

۳۳۔ آرڈیننس ۳۴ مجریہ ۱۹۶۲ء کی، دفعہ ۶۹ کی ترمیم:۔ مذکورہ آرڈیننس میں، دفعہ ۶۹ میں، لفظ ''کے ساتھ''، جو تیسری مرتبہ آرہا ہے کے بعد الفاظ ''کم سے کم تین ماہ قید جو تین سال تک بڑھائی جاسکتی ہے، یا کم سے کم تین لاکھ روپے تک جرمانہ جو دس لاکھ روپے تک بڑھایا جاسکتا ہے، یا دونوں کے ساتھ'' سے تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

۳۴۔ آرڈیننس ۳۴ مجریہ ۱۹۶۲ء کی، دفعہ ۷۰ کی ترمیم:۔ مذکورہ آرڈیننس میں، دفعہ ۷۰ میں، لفظ ''کے ساتھ''، کے بعد الفاظ ''کم سے کم تین ماہ قید جو تین سال تک بڑھائی جاسکتی ہے، یا کم سے کم تین لاکھ روپے تک جرمانہ جو دس لاکھ روپے تک بڑھایا جاسکتا ہے، یا دونوں کے ساتھ'' سے تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

۳۵۔ آرڈیننس ۳۴ مجریہ ۱۹۶۲ء کی، دفعہ ۷۰ الف کی ترمیم:۔ مذکورہ آرڈیننس میں، دفعہ ۷۰ الف میں، لفظ ''کے ساتھ'' کے بعد الفاظ ''کم سے کم تین ماہ قید جو تین سال تک بڑھائی جاسکتی ہے، یا کم سے کم تین لاکھ روپے تک جرمانہ جو دس لاکھ روپے تک بڑھایا جاسکتا ہے، یا دونوں کے ساتھ'' سے تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

۳۶۔ آرڈیننس ۳۴ مجریہ ۱۹۶۲ء کی، دفعہ ۷۰ ب کی ترمیم:۔ مذکورہ آرڈیننس میں، دفعہ ۷۰ ب میں، الفاظ ''جرم''، دوسری مرتبہ آنے پر الفاظ ''اسے کم سے کم تین ماہ قید کی سزا دی جائے گی جو تین سال تک بڑھائی جاسکتی ہے، یا کم سے کم پانچ لاکھ روپے تک جرمانہ جو بیس لاکھ روپے تک بڑھایا جاسکتا ہے، یا دونوں کے ساتھ'' سے تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

۳۷۔ آرڈیننس ۳۴ مجریہ ۱۹۶۲ء کی، دفعہ ۷۲ کی ترمیم:۔ مذکورہ آرڈیننس میں، دفعہ ۷۲ میں، الفاظ ''کوئی بھی عدالت جو مجسٹریٹ درجہ اوّل سے کم تر نہ ہو'' کو الفاظ ''صرف آئی پی (IP) ٹربیونل'' سے تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

۳۸۔ آرڈیننس ۳۴ مجریہ ۱۹۶۲ء کی، دفعہ ۷۳ کی ترمیم:۔ مذکورہ آرڈیننس میں، دفعہ ۷۳ میں، لفظ ''عدالت'' کو الفاظ ''آئی پی (IP) ٹربیونل'' سے تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

۳۹۔ آرڈیننس ۳۴ مجریہ ۱۹۶۲ء کی، دفعہ ۷۴ کی ترمیم:۔ مذکورہ آرڈیننس میں، دفعہ ۷۴

میں،۔

(الف) لفظ ''مجسٹریٹ''، جہاں کہیں بھی آرہا ہو، الفاظ ''آئی پی (IP) ٹربیونل'' سے تبدیل کردیئے جائیں گے۔

(ب) ذیلی دفعہ (۱) میں، الفاظ ''پولیس افسر''، کو الفاظ ''قانون نافذ کرنے والی ایجنسی کا افسر'' سے تبدیل کردیئے جائیں گے اور الفاظ ''بلا وارنٹ'' حذف کردیئے جائیں گے؛ اور

(ج) ذیلی دفعہ (۳) حسب ذیل سے تبدیل کردی جائے گی، یعنی:۔

''(۳) قانون نافذ کرنے والی ایجنسی کو باب ۱۴ کے تحت تمام جرائم پر کارروائی کا اختیار حاصل ہوگا اگر شکایت تنظیم کی جانب سے درج کی گئی ہو''۔

۴۰۔ آرڈیننس ۴۳ مجریہ ۱۹۶۲ء کی، دفعہ ۷۴ الف کی ترمیم:۔ مذکورہ آرڈیننس میں، دفعہ ۷۴ الف میں، لفظ ''مجسٹریٹ'' کو لفظ ''آئی پی (IP) ٹربیونل'' سے تبدیل کردیا جائے گا۔

۴۱۔ آرڈیننس ۴۳ مجریہ ۱۹۶۲ء کی، دفعہ ۷۵ کی ترمیم:۔ مذکورہ آرڈیننس میں، دفعہ ۷۵ میں،۔

(الف) عبارت حاشیہ میں الفاظ ''مجسٹریٹ'' کو لفظ ''آئی پی (IP) ٹربیونل'' سے تبدیل کردیئے جائیں گے؛

(ب) الفاظ ''وہ عدالت جہاں عام طور پر اس عدالت کے فیصلوں کے خلاف اپیل کی جاتی ہے جس نے حکم دیا ہو'' کو الفاظ ''عدالت عالیہ'' اور لفظ ''عدالت مرافعہ'' کو لفظ ''عدالت عالیہ'' سے بالترتیب تبدیل کردیا جائے گا۔

۴۲۔ آرڈیننس ۴۳ مجریہ ۱۹۶۲ء کی، دفعہ ۸۲ الف کا اندراج:۔ مذکورہ آرڈیننس میں، دفعہ ۸۲ کے بعد حسب ذیل نئی دفعہ ۸۲ الف کا اندراج کیا جائے گا، یعنی:۔

''۸۲ الف۔ ضوابط وضع کرنے کا اختیار:۔ (۱) تنظیم، بورڈ کی پیشگی منظوری سے اور سرکاری جریدے میں اعلامیے کے ذریعے، اس آرڈیننس کے اغراض کو عمل میں لانے کے لیے ضوابط وضع کر سکے گی جو اس آرڈیننس یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد سے متناقض نہیں ہوں گے۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کی عمومیت کے بادصف ضوابط حسب ذیل اغراض کے لیے وضع کیے جائیں گے، یعنی:۔

(الف) حق تصنیف کی منتقلی اور حقوق تصنیف کی منتقلی کی بابت تنازعہ؛

(ب) حق تصنیف سوسائٹیز کا نظم و نسق اور کی نگہداری؛

(ج) حق تصنیف کی رجسٹریشن، حق تصنیف۔ای جرائد اور بین الاقوامی حق تصنیف کے لیے طریقہ کار؛

(د) حق تصنیف بورڈ کے لیے آپریشنل طریقہ کار؛

(ہ) ڈیجیٹل انوائرنمنٹ میں حق تصنیف کا نفاذ اور نگرانی کے لیے مکنیزم؛ اور

(و) حق تصنیف کی رجسٹریشن کے لیے ڈیجیٹل نقول کا طریق عمل، ذخیرہ اور قبولیت؛

(۳) تنظیم، بورڈ کی پیشگی منظوری سے چیلنجز یا خلاء جو غیر متوقع پیش رفت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہوں کی طرف توجہ دلانے کے لیے ضمنی ضوابط جاری کر سکے گی مگر شرط یہ ہے کہ مذکورہ ضوابط اس آرڈیننس کے اغراض کے موافق ہوں۔"

۴۳۔ آرڈیننس ۳۴ مجریہ ۱۹۶۲ء میں، نئی دفعہ ۸۵ کی شمولیت:۔ مذکورہ آرڈیننس میں حسب ذیل نئی دفعہ ۸۵ کا اندراج کیا جائے گا، یعنی:۔

"۸۵۔ برقی دستاویزات کی جوازیت:۔ سرکاری اغراض کے لیے الیکٹرک فارمز کی حسب ذیل کیمونیکیشن کا داخلہ اور اجراء قانون شہادت ۱۹۸۴ء (صدارتی فرمان نمبر ۱۰ مجریہ ۱۹۸۴ء) کی اصطلاح میں قابل قبول ہوگا، یعنی:۔

(الف) صراحت کردہ درخواست فارم اور دیگر متعلقہ دستاویزات علاوہ مختارنامہ کے جو درخواست گزار کی جانب سے اس آرڈیننس کے تحت مشتہر کردہ قواعد کے ذریعے بیان کیے گئے ہیں؛

(ب) دفعہ ۳۸ کے تحت برقرار رکھا گیا حق تصنیف کا رجسٹر؛

(ج) حق تصنیف کی درخواست اور رجسٹریشن کی منظوری کے مراحل میں نوٹسز؛

(د) دفتر کی جانب سے اشاعتیں جس میں حق تصنیف جرائد شامل ہیں؛ اور؛

(ہ) دفتر کی جانب سے جاری کردہ تمام سرٹیفکیٹ اور لائسنسز جس میں لازمی لائسنس اور تفویض شامل ہے؛

بیان اغراض و وجوہ

حق تصنیف آرڈیننس ۱۹۶۲ء میں آخری بار ۲۰۰۰ء میں ترمیم کیا گیا تھا تاکہ اسے بین الاقوامی تجارتی تنظیم کے ملکیت دانش (TRIPS) معاہدے کو تجارت سے متعلقہ پہلوؤں سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔ اس کے بعد، سے گذشتہ ۲۵ سالوں میں حق تصنیف کا نظام نئی ٹیکنالوجیز، انٹرنیٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا وغیرہ کے متعارف ہونے کے ساتھ بے حد ترقی کر چکا ہے اس سے ہمارے فنکاروں اور مواد کے تخلیق کاروں کے لیے روایتی اور ڈیجیٹل فورم میں اپنے حق تصنیف کے مواد سے بہترین فائدہ اٹھانے کے نئے مواقع سامنے آرہے ہیں۔ اگرچہ، حق تصنیف کے میدان میں اس پیش رفت نے مواد تخلیق کرنے والوں کے لیے روزی روٹی کی نئی راہیں متعارف کرائی ہیں تاہم دوسری جانب اس سے مالک کے حق تصنیف کے کام کو غیر مجاز طور پر دوبارہ پیش کرنا، شیئر کرنا، اپ لوڈ کرنا اور نشر کرنا آسان ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ فنکاروں کے حقوق کی سوسائٹیز جسے اجتماعی انتظامی تنظیموں کے نام سے بھی جانا جاتا ہے کی اسکیم کو مضبوط کرنے کی ضرورت تھی۔ رائیلٹی کی منصفانہ اور شفاف ادائیگیوں کو یقینی بناتے ہوئے عالمی دانشورانہ ملکیت کی تنظیم (WIPO) کے معاہدات (مراکش معاہدہ برائے وی آئی پیز، انٹرنیٹ معاہدات وغیرہ) کی تعمیل، کم سے کم جرمانوں کا متعارف کروانے، ای دستاویزات کی جوازیت کو متعارف کروانا بین الاقوامی بہترین طریقوں اور بے ضابطگیوں وغیرہ کو دور کرنا ہے۔ ان تمام ترامیم کا مقصد اداکاروں کے تخلیقی مواد کا تحفظ ہے، ہماری ثقافتی اور تخلیقی صنعتوں کے پھلنے پھولنے کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا ہے تاکہ وہ ملازمتوں اور دولت کے بنانے میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔ ایک اچھی طرح سے محفوظ اور بین الاقوامی سطح پر ہم آہنگ حق تصنیف کا نظام غیر ملکی سرمایہ کاروں کے اعتماد کو فروغ دے گا اور ایف ڈی آئی (FDI) کو راغب کرے گا۔

۲۔ مذکورہ بالا کو مدنظر رکھتے ہوئے "حق تصنیف آرڈیننس (ترمیمات) بل، ۲۰۲۶ء، مذکورہ بالا خدشات اور مسائل کو حل کرنے کے لیے قومی اسمبلی کے رُوبرُو معائنے اور منظوری کے لیے پیش کیا جارہا ہے۔

جام کمال خان

وزیر تجارت